

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سلسلہ دروسِ رمضان (04)

ماہِ رمضان کی خصوصی عبادات

① فرائض کے ساتھ نوافل کی ادائیگی:

فرض نمازیں تو عام دنوں میں بھی واجب ہی ہوتی ہیں لیکن رمضان میں ان کا بہت ہی خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ نماز چھوٹ جانے کی تو گنجائش ہی نہیں، تاخیر بھی نہیں ہونی چاہیے۔ تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز کی ادائیگی کو یقینی بنانا چاہیے۔ شوق اور تڑپ کے ساتھ انتظار رہے کہ کب اذان ہو اور میں مسجد میں پہنچوں۔ اس سلسلے میں ہمیں اسلاف کا سا معمول بنانا چاہیے۔ کبار تابعی سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا فَاتَتْهُ التَّكْبِيرَةُ الْأُولَىٰ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً، وَمَا نَفَرْتُ فِي قَفَا رَجُلٍ فِي الصَّلَاةِ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً.

”پچاس سال سے میری تکبیرِ اولیٰ نہیں چھوٹی اور پچاس سال سے ہی میں نے نماز میں کسی آدمی کی گدڑی نہیں دیکھی (یعنی کبھی دوسری صف میں نماز نہیں پڑھی بلکہ ہمیشہ پہلی صف میں ہی پڑھتا ہوں)۔“

حلیۃ الأولیاء: 163/2

ماہِ رمضان میں فرائض کے ساتھ نوافل کا اہتمام ضرور ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ یہ ماہِ مبارک اصلاً تو نیکیاں کمانے کا مہینہ ہے اور وہ نفل عبادت کی کثرت سے ہی ممکن ہے۔ بہت زیادہ اہتمام نہ بھی ہو سکے تو فرض نمازوں کی سنتیں، نمازِ تراویح اور اشراق وغیرہ کو لازم سمجھ لینا چاہیے۔ علاوہ ازیں کسی بھی نماز کے بعد دو اضافی رکعات پورے انہماک اور توجہ کے ساتھ پڑھنا معمول بنا لیجیے۔ یہ مختصر سا عمل بیش بہا فضیلت کا حامل ہے۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا، إِلَّا وَجَدَتْ لَهُ الْجَنَّةَ)).

”جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر دو رکعت نماز ایسی پڑھتا ہے جس میں وہ اپنے دل اور چہرے کے ساتھ اس پر متوجہ رہتا ہے (یعنی پورے خشوع و خضوع سے پڑھتا ہے) تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

سنن أبی داؤد: 906



② زکاۃ و صدقات کی ادائیگی:

ماہِ رمضان سخاوت کا مہینہ ہے، اس لیے اس مبارک مہینے میں جس قدر ممکن ہو بھرپور سخاوت کرنی چاہیے۔ جن کے مال میں زکاۃ عائد ہوتی ہے وہ اس فریضے کی ادائیگی کریں اور جو اصحابِ نصاب نہیں ہیں وہ جس قدر زیادہ ہو سکے نقلی صدقہ و خیرات کریں۔ یہ رمضان المبارک کی ایک خصوصی عبادت ہے۔ اسی وجہ سے رسول کریم ﷺ اس کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

”رسول اللہ ﷺ خیر کے سلسلے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو سخاوت میں اور بھی بڑھ جاتے تھے۔“

صحیح البخاری: 6، صحیح مسلم: 2308

زکاۃ ادا کرنے سے جان چھڑانا، بلا وجہ سستی کرنا یا کم ادا کرنے کے حیلے بہانے تلاش کرنا قطعاً جائز نہیں بلکہ حصولِ اجر کے ساتھ اس کا معاشی فائدہ بھی ہوتا ہے کہ مال برکت والا بن جاتا ہے۔ نیز محتاجوں کے لیے تعاون کی یہ ایک بہترین سبیل ہے، بلکہ زکاۃ کا فلسفہ ہی یہ ہے کہ اس سے مال کی تطہیر اور غریبوں کا چولہا جلانا مقصود ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَّ اللَّهَ أَفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ أَعْيُنِيَّاهُمْ وَتُرَدُّ عَلَىٰ فَقْرَائِهِمْ))

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے مالوں میں زکاۃ فرض کی ہے، جو ان کے مال دار لوگوں سے وصول کر کے ان کے غریب لوگوں کو دے دی جائے۔“

صحیح البخاری: 1395

عمومی صدقہ و خیرات بھی حتی الوسع زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔ خواہ آپ ایک کھجور ہی دینے ہی طاقت رکھتے ہیں تو وہی دیجیے۔ یہ بھی اللہ کے ہاں گراں قدر عمل ثابت ہوگا۔ سیدنا عمر مہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَصَدَّقُوا وَلَوْ بِتَمْرَةٍ فَإِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ وَتُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ)).

”صدقہ کیا کرو، خواہ ایک کھجور ہی کرو، کیونکہ یہ بھوکے (کی بھوک) دُور کرتا ہے اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔“

صحیح الجامع: 2951

لہذا روزانہ کا معمول بنا لیجیے، چاہے دس روپے ہی صدقہ کریں، اس عمل اور معمول میں انقطاع نہ آنے دیں۔



③ تلاوتِ قرآن کا معمول:

ماہِ رمضان؛ ماہِ غفران بھی ہے اور ماہِ قرآن ہے۔ اسی مبارک مہینے میں قرآنِ کریم کا نزول ہوا۔ لہذا اس میں قرآن کی تلاوت کثرت کے ساتھ کیجیے۔ جب بھی فارغ وقت میسر ہو تلاوتِ قرآن سے اپنے قلوب کو تازگی بخشیں۔ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل ؑ کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ رمضان اور قرآن کا باہم خاص تعلق ہے۔ قرآن کا کچھ حصہ خود پر لازم کر لیجیے کہ وہ روزانہ ہر صورت میں تلاوت کرنا ہی ہے۔ روزے اور تلاوت کی فضیلت سے متعلق سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصَّيَامُ: أَيْ رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ، فَشَفَعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَشَفَعْنِي فِيهِ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ))

”روزِ قیامت روزہ اور قرآن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے سارا دن کھانے پینے اور شہوات سے روک رکھا، لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا: میں نے اسے رات بھر سونے سے روک رکھا، سو اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔“

صحیح الجامع: 3882

واضح رہے کہ قرآنِ کریم کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ لیکن رب کریم کا یہ وفور انعام عام دنوں میں ہے، جبکہ ماہِ رمضان میں تو اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا کئی گنا تک بڑھا چڑھا کر اجر دیتا ہے، تو اندازہ کیجیے کہ انسان اگر روزانہ کم از کم ایک پارہ بھی پڑھ لے تو اس کو ملنے والی نیکیوں کا شمار ممکن نہیں رہے گا۔

④ ذکرِ الہی اور درود شریف کی کثرت:

ذکرِ الہی اور درود شریف کے یوں تو بے شمار فضائل ہیں لیکن رمضان المبارک چونکہ نیکیاں کمانے اور نجات و مغفرت پانے کا مہینہ ہے، اسی مناسبت سے ان دونوں عملوں کی صرف ایک ایک فضیلت آپ کے گوش گزار کرتے ہیں۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا قَطُّ أَنْجِي لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ))

”آدمیٰ ذکرِ الہی سے بڑھ کر کبھی ایسا کوئی عمل نہیں کرتا جو اسے اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہو۔“

مسند أحمد: 22079



یعنی عذابِ الہی سے نجات دلانے والا سب سے مضبوط تر عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔
 اور درود شریف کی فضیلت میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
 ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ
 خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)).
 ”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کر
 دیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔“

سنن النسائي: 1297

⑤ زیادہ سے زیادہ دعائیں کیجیے:

رمضان المبارک کے بابرکت ایام کو غنیمت جانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دُعا کرنا اپنا معمول بنا لیجیے۔ اپنے
 گناہوں کی مغفرت مانگی جائے، اپنی حاجات و ضروریات اس کے سامنے پیش کی جائیں، بیماریوں کے لیے شفا، تنگ
 دستوں کے لیے خوش حالی اور پریشان حال لوگوں کے لیے خوشیوں کی دُعا مانگی جائے۔
 رمضان المبارک میں ہماری ایک عجیب عادت بن چکی ہے کہ سارا دن دُعا نہیں کرتے لیکن جب افطاری کا وقت
 ہوتا ہے تو ہاتھ اٹھا لیتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ افطاری کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے لیکن سارا دن دُعا مانگنے
 سے بے نیاز رہنا یا دُعا مانگنے کو شام تک مؤخر کیے رکھنا درست نہیں ہے بلکہ شب و روز کے تمام اوقات میں زیادہ سے
 زیادہ دُعا مانگنے کی کوشش کرنا چاہیے کیونکہ روزے دار کی دُعا کو شرفِ قبولیت بخشا جاتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ: دَعْوَةُ الصَّائِمِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ))

”تین دعائیں ایسی ہیں کہ جنہیں قبولیت سے نوازا جاتا ہے: روزے دار کی دُعا، مظلوم کی دُعا اور مسافر کی
 دُعا۔“

صحیح الجامع: 3030

لہذا قبولیت کے ان سنہری ایام کو غنیمت جاننے اور زیادہ سے زیادہ دُعا کرنے کا اہتمام کیجیے۔

إشراف: حافظ شفیق الرحمن زاہد حفظہ اللہ

إعداد: حافظ فیض اللہ ناصر

الحکمة انٹرنیشنل

..... لاہور